

بھی جنونِ عشق ہی کا ایک انداز تھا۔

مطلب یہ کہ محبوب سے آزرده ہونے کی حقیقتِ مجال ہی نہیں، لیکن تکلف سے آزرده گی کی صورت پیدا کر لی۔ گویا سمجھ لیا کہ ایسا طریقہ اختیار کرینگے تو محبوب کو خیال ہوگا، وہ پوچھے گا کہ آزرده گی کا سبب کیا ہوا؟ اس طرح قدر و منزلت بڑھ جائے گی، لیکن ہمتی یہ بناوٹ، جو جنونِ عشق کے انداز میں اختیار کی گئی۔ جب دیکھا کہ محبوب پر کچھ اثر نہیں ہوا تو تکلف اٹھا دیا، پھر پہلے کی طرح اس سے ربط ضبط پر آمادہ ہو گئے۔

۳۔ لغات - صیدِ زبوں: دبلا ادلا غر و ناتواں شکار، جسے شکاری پسند نہیں کرتے۔

شرح: جب دل رنجیدہ و غمزدہ ہو تو اسے موت کے خیال سے کیا تسلی ہو سکتی ہے؟ اگر ہو بھی تو میری یہ حالت ہے کہ آرزو کے جال میں جتنے شکار میں نے پھانس رکھے ہیں، ان میں سے ایک دبلا اور مرلی شکار خیال مرگ بھی ہے۔ یعنی مدت سے یہ سمجھے بیٹھا ہوں کہ موت آئے گی اور غمزدہ دل کے لیے تسکین کا سامان ہم پہنچے گا۔ لیکن موت آتی ہی نہیں اور یہ مرلی شکار میری تمنا کے دام میں مدت سے الجھا ہوا ہے۔ گویا یہ ایک فضول اور بے مصرف خیال ہے، جو پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

۴۔ شرح: اے ہمدم! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ فریاد و فغاں نہ کرنی چاہیے۔ میں نے بے خبری میں کی، نتیجہ یہ نکلا کہ اس سے دل کا درد اور بھی بڑھ گیا۔

فریاد و فغاں کی غرض تو یہ تھی کہ دل کا بخار نکل جائے گا۔ جس درد نے مجھے پریشان کر رکھا ہے، اس میں کمی آ جائے گی، مگر اس نے الٹا اثر کیا۔ درد میں اضافہ کر دیا۔ اگر پہلے سے مجھے اس نتیجے کی خبر ہوتی تو فریاد و فغاں کیوں کرتا؟